

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت سی عورتیں ضرورت سے اور کبھی بلا ضرورت بھی بہت زیادہ بازار جاتی ہیں، اور ان کے ساتھ ان کا کوئی محرم بھی نہیں ہوتا، جبکہ بازار میں فتنے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس میں کوئی شک نہیں کہ عورت کالپنے گھر میں رہنا اس کے لیے انتہائی خیر کا باعث ہے، جیسے کہ حدیث میں آیا ہے: **’و یوتن خیر لمن ’** اور اسے باہر آنے جانے کی کھلی پھوٹ دینا ان قواعد و ضوابط کے خلاف ہے جو شریعت نے اس عورت کے تحفظ اور فتنوں سے بچاؤ کے لیے مقرر فرمائے ہیں۔ اور مردوں کے لیے ضروری ہے کہ فی الواقع مرد ثابت ہوں۔ اللہ نے فرمایا ہے:

الزَّجَالَ تَوَمُّونَ عَلٰی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ ... سورۃ النساء ۳۴

”مرد عورتوں کے حاکم نجیبان ہیں، بسبب اس کے جو اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہوئی ہے۔“

اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں میں بھی دشمنان دین کی تقلید میں گھر کی سرداری و سربراہی عورتوں کے ہاتھ میں آ رہی ہے اور مردوں کے معاملات کی یہ عورتیں نجیبان اور منظم بن رہی ہیں۔ اور تعجب ہے کہ یہ لوگ ترقی یافتہ اور مہذب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ افسوس ہے ایسی ترقی اور تہذیب پر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ قوم ہرگز فلاح اور کامیاب نہیں ہو سکتی جنہوں نے اپنے معاملات عورتوں کے سپرد کر دیے ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی کسری و قیصر، حدیث: 4163 و سنن (الترمذی، کتاب النطق، باب ما جاء فی لانی عن سب الیاح (باب منہ)، حدیث: 2262 و سنن النسائی، کتاب آداب القضاء، باب النھی عن استعمال النساء فی الحکم، حدیث: 5388۔

: ہم ان عورتوں کے متعلق یہی جانتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

میں نے تم عورتوں سے بڑھ کر کسی کم عقل اور ناقص دین کو نہیں پایا جو کسی سمجھدار بندے کی عقل کو مار لینے والی ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب البیض، باب ترک الحائض الصوم، حدیث: 298، و صحیح مسلم، کتاب (الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات، حدیث: 79، و صحیح ابن خزیمہ، حدیث: 368/3، حدیث: 2045۔

الغرض مردوں پر واجب ہے کہ جو سربراہی اور قوامیت اللہ نے ان کو دی ہے، اس کو عمل میں لائیں۔

اگر کہیں معاملہ اس کے برعکس ہو تو بھی برا ہے کہ آدمی اس قدر بدخلق بن جائے کہ عورت کو اپنے عزیز واقارب سے ملنے سے بھی منع کر دے جیسے کہ ماں، باپ، بھائی، بھچا اور ماموں وغیرہ رشتہ دار ہوتے ہیں، جہاں کوئی فتنہ نہیں ہوتا، اور اسے کہنے لگے کہ تو ہرگز کسی طرح گھر سے باہر نہیں نکل سکتی، تجھے گھر ہی میں پابند رہنا پڑے گا، اور (غلط طور پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنائے: (ہن عورن عندکم) ”یہ تمہاری اسیر اور پابند ہیں۔“ (سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب حق المرأة علی زوجها، حدیث: 1163۔) (اور یہ کہنے: تو میری اسیر ہے، تو کہیں آ جا نہیں سکتی اور نہ کوئی تیرے پاس آ سکتا ہے اور نہ تو کسی دینی بہن سے مل سکتی ہے وغیرہ، تو یہ باتیں غلط ہیں۔ دین اور دونوں کے بین ہیں ہے۔

حذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 812

محدث فتویٰ

